حرمین شریفین

تعارف اور فضائل

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ"

(العنکبوت : ۶۷)

"کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقامِ امن بنایا ہے، اور لوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟"

ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اللّٰهم ان ابراهيم خليلك ونبيك وانك حرمت مكة على لسان ابراهيم اللّٰهم وانا عبدك ونبيك واني احرم ما بين لابتيها"

"اے اللہ! حضرت ابراہیمؑ تیرے خلیل اور نبی تھے، ان کی زبان پر تو نے مکہ کو حرم قرار دیا، اے اللہ! میں تیرا بندہ اور نبی ہوں، میں اس (مدینہ) کے دونوں کناروں کے مابین کو حرم قرار دیتا ہوں۔" (مسلم، ابنِ ماجہ)

مذکورہ آیتِ قرآنی میں حرمِ مکہ، جبکہ حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرمِ مکہ اور حرمِ مدینہ دونوں کا ذکر ہے ـــــ "حَرَم" کے معنے وہ مقدس مقام ہے، جس کی

حفاظت و مدافعت کی جائے ـــــــ مکہ اور مدینہ، دونوں مقدس مقامات کو "حَرَمَین" کہا جاتا ہے۔

حرمِ مکہ:

بعض کے نزدیک اس سے کعبۃ اللہ، یعنی خاص بیت اللہ مراد ہے ـــــــ ان کی دلیل یہ آیتِ قرآنی ہے:

"فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" (البقرۃ: ۱۴۹)

"آپ اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیں"

بعض کے نزدیک کعبۃ اللہ کے ارد گرد جو مسجد ہے، وہ بھی حرم ہے ـــــــ ان کی دلیل یہ آیت ہے:

"إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا۔ الآیۃ!" (التوبۃ: ۲۸)

"بیشک مشرک پلید ہیں، وہ اس برس کے بعد مسجدِ حرام کے قریب نہ آئیں"

بعض کے نزدیک حرم سے مراد تمام شہر مکہ مکرمہ ہے۔ اور وہ اس ارشادِ خداوندی سے دلیل لیتے ہیں کہ:

"لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ۔ الآیۃ!" (الفتح: ۲۷)

کہ "اللہ نے چاہا تو تم مسجدِ حرام میں ضرور داخل ہو گے"

جبکہ بعض کے نزدیک حرمِ محترم کی پوری حد اس میں داخل ہے:

"إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ الآیۃ!" (التوبۃ: ۷)

"مگر وہ لوگ کہ جن کے ساتھ تم نے مسجدِ حرام کے قریب عہد کیا ہے"

ـــــــ معلوم ہے کہ یہ معاہدہ حدیبیہ کے مقام پر ہوا تھا، لہٰذا صحیح یہی ہے کہ حرم کا اطلاق ان تمام مقامات پر ہوتا ہے۔

حدودِ حرم:

حرمِ مکہ کی حدود یہ ہیں:

مدینہ کے راستے سے "تنعیم" کی طرف حرم شریف کی حد ۴ میل ہے، یمن کے راستہ سے ۶ میل، طائف کی طرف عرفات کے راستہ سے گیارہ میل، عراق کے راستے سے ۷ میل، جعرانہ کے راستے سے ۹ میل، جدہ کے راستے سے ۱۰ میل، اور حدیبیہ کی طرف ۱۱ میل ہے، جسے آج کل شمیسیہ کہا جاتا ہے۔

حرمِ مکہ کی حدود اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقرر کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قریش نے ان کو ختم کر دیا تھا۔ آپؐ کو اس کا بڑا صدمہ تھا، لیکن جبریل امینؑ نے آکر آپؐ کو تسلی دی کہ قریش خود ہی ان حدود کو قائم کریں گے۔ چنانچہ ایک قریشی کو خواب آیا کہ اگر تم نے حدودِ حرم قائم نہ کیں تو مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ گے، تو انھوں نے یہ حدود قائم کیں اور ان کی صحت کی تصدیق جبرئیلؑ نے کر دی —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد خود ان حدود کی نگرانی کرائی جو کہ الحمدللہ آج تک قائم ہیں اور تا قیامت قائم رہیں گی۔

فضائلِ حرمِ مکہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا:

"شہر مکۃ المکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرمت عطا فرمائی ہے، جب سے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ یہ شہر اللہ کی دی ہوئی حرمت سے قیامت تک باحرمت ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کو یہاں جنگ کرنا حلال نہ تھا، اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہے، صرف تھوڑی دیر کے لیے اسے میرے لیے جائز کر دیا گیا تھا، اب میرے لیے بھی یہ حرام ہے —— یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے، یہاں کا شکار نہ چھیڑا جائے، نہ اس کو بھگایا جائے۔ یہاں کی گری پڑی چیز کو نہ اٹھایا جائے، صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو تلاش کر کے مالک کو دے دے۔ نیز یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے۔

حضرت عباسؓ نے عرض کی، "مگر اذخر گھاس کی اجازت ہونی چاہیے" کیونکہ چوپایوں کے لیے اور گھروں میں اس کی ضرورت رہتی ہے ——

آپؐ نے فرمایا: "ہاں اذخر گھاس کی اجازت ہے!" (بخاری، مسلم)

قرآن مجید میں ہے:

"اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝"

(آلِ عمران: ۹۶ - ۹۷)

"سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے) لوگوں کے لیے جو گھر بنایا گیا، وہ مکہ میں ہے۔ باعث (خیرو) برکت اور سارے جہان کے لیے موجب ہدایت! —— اس میں کھلی نشانیاں ہیں، مقامِ ابراہیم ہے۔ جو اس میں داخل ہوا، وہ مامون ہوا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے، وہ اس کا حج کرے۔ اور جو (اس سے) انکار کرے، تو اللہ تعالیٰ بھی جہان والوں سے بے نیاز ہے۔"

یہ گھر عظمت کے اعتبار سے دنیا کے تمام مقامات سے بلند درجہ کا حامل ہے اللہ رب العزت نے اس گھر کو وہ شوکت بخشی ہے، جو دنیا کے کسی گھر کو حاصل نہیں۔ جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور یہی وہ مکان ہے جہاں ہزاروں انبیاء و رسل علیہم السلام تشریف لائے۔

بیت اللہ شریف کی ایک بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ یہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ - الآیۃ" (البقرۃ: ۱۴۴)

"مسجدِ حرام یعنی بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھئے اور (مسلمانو) تم جہاں بھی ہو، اسی مسجد کی طرف رخ کیا کرو۔"

قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر مسجد الحرام کا ذکر آیا ہے، ان میں سے چند آیات ہم نے اوپر ذکر کی ہیں —— اور احادیث میں بھی اسکی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

دنیا میں مسجد الحرام سے بڑھ کر کوئی مسجد نہیں —— ابنِ ماجہ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

"اگر آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو صرف ایک ہی نماز کا ثواب ملتا ہے، محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا، جامع مسجد میں پچاس نمازوں کا، بیت المقدس اور میری اس مسجد (مسجدِ نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کا، جبکہ مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو زمین والوں کی طرف توجہ فرماتے ہیں، سب سے پہلے مسجدِ حرام پر نظر پڑتی ہے، تو جو طواف میں مشغول ہوتے ہیں، ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو بیت اللہ کے دیدار میں معروف ہوتے ہیں، ان کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔ (طبرانی)

قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا یوں مذکور ہے:

"وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ..... رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ" (ابراہیم: ۳۵، ۳۷)

"اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی، اے میرے رب! اس شہر کو امن والی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بچائے رکھ اس سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ . . . . اے ہمارے رب، میں نے اپنی اولاد کو ایک ایسی وادی میں، جہاں کھیتی نہیں، تیرے عزت والے گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ اے ہمارے رب، تاکہ نماز قائم کریں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف مائل رہیں، اور ان کو پھلوں سے رزق دے، تاکہ وہ شکر ادا کریں۔"

سورۂ نمل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان یوں ذکر ہوا:

"اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ" (النمل: ۹۱)

"(آپؐ فرما دیجئے) مجھ کو یہ ارشاد ہوا کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں، جس نے اس کو محترم بنایا ہے۔ اور سب چیز اسی کی ہے اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں اسی کا فرمانبردار بن کر رہوں۔"

سورۃ القصص میں ارشاد ہوا:

"وَقَالُوٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ط اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" (آیت ۵۷)

"اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپؐ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں، تو اپنے ملک سے اچک لیے جائیں۔ تو کیا ہم نے ان کو حرم میں، جو امن کا مقام ہے، جگہ نہیں دی؟ —— جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے (ہے) اور لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔"

بخاری شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تک میری امت مکہ کی حرمت کو قائم رکھے گی، بخیر رہے گی۔ اور جب اس کو ضائع کر دے گی، برباد ہو جائے گی۔"

آپؐ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرتے وقت فرمایا تھا:

"واللہ انك لخير ارض الله واحب ارض الله ولولا اُخرِجتُ منك ما خَرَجتُ۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

"واللہ! اے مکہ، تو اللہ کی تمام زمینوں میں سے بہتر ہے اور سب سے بڑھ کر مجھے محبوب! اگر میں تجھ سے نکالا نہ جاتا تو کبھی نہ نکلتا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اسی شہر مکہ مکرمہ میں ہوئی، اسی مقدس شہر میں آپؐ کو منصب نبوت پر سرفراز فرمایا گیا —— حضرت ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کی یہاں یادگاریں ہیں —— یہ وہ بلد امین ہے کہ جس میں موجود اللہ رب العزت کے گھر کا چوبیس گھنٹے طواف ہوتا ہے —— حتیٰ کہ ایک روایت میں مذکور ہے، جس دن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہوئے اور سخت لڑائی کی وجہ سے لوگ اپنی جانیں بچانے کی فکر میں گھروں میں دبکے بیٹھے تھے، چنانچہ کسی انسان کو طواف کرنے کی

جرأت نہیں تھی، تو اس دن ایک اونٹ کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا گیا۔
(مختصر سیرت الرسولؐ اردو ص۵۴)

مکہ مکرمہ قیامت تک کے لیے جائے امن ہے، اور اللہ رب العزت نے اس میں ظلم و زیادتی کے مرتکب کو دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے۔

حرم مدینہ:

ہجرت سے قبل یہ شہر یثرب کے نام سے مشہور تھا، اور ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ کے نام سے مشہور ہوا، یہ شہر مکہ مکرمہ سے شمال جانب ۲۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور آبادی کے لحاظ سے عرب کے صوبہ حجاز میں دوسرے نمبر پر ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، یہ مقام بھی نہایت بابرکت اور مقدس ہے۔ اسی شہر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن ہے۔ مکہ مکرمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چونکہ یہاں آکر آباد ہو گئے تھے، اس لیے اسے دار الہجرت بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں سب سے پہلی اسلامی حکومت قائم ہوئی اور دنیا میں اسلام کی نشر و اشاعت کی ابتدا بھی یہیں سے ہوئی۔

حدودِ حرم مدینہ

مدینہ طیبہ کے حرم کا حدود اربعہ یہ ہے:

جنوباً، شمالاً: عیر اور ثور کی دو پہاڑیاں ——— "عیر" کافی بلند پہاڑی ہے اور مدینہ منورہ کے جنوب میں ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے پتھر کا رنگ سیاہ ہے۔ جبکہ "ثور" مدینہ کے شمال میں ۵ میل کے فاصلہ پر ہے اس کا پتھر سرخ رنگ کا ہے ——— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عیر سے ثور تک مدینہ کا حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت ایجاد کی جائے۔ جو مدینہ میں بدعت ایجاد کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے" (بخاری)

حرہ واقم مدینہ منورہ کے مشرق میں ہے اور مدینہ منورہ کی مشرقی حد یہی ہے۔ جبکہ مغربی حد حرہ وبرہ ہے۔

ابتدائے مضمون میں مذکور مسلم، ابنِ ماجہ کی حدیث میں جن دو میدانوں کا ذکر ہے، ان سے یہی دو میدان مراد ہیں۔ واضح رہے "حرہ" عربی زبان میں پتھریلی، ہموار زمین کو کہتے ہیں۔

فضائلِ حرمِ مدینہ:

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ طیبہ کے بہت سے فضائل ذکر ہوئے ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے، آپ نے فرمایا:

"انّ الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیّۃ الیٰ جحرھا"

"ایمان، مدینہ میں ایسے سمٹ کر آجائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے"

یعنی آخر زمانے میں مسلمان ہجرت کر کے مدینہ جائیں گے۔

مزید فرمایا:

"والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون" (بخاری)

"(ملک یمن، شام، عراق وغیرہ فتح ہوں گے تو لوگ مدینہ سے وہاں چلے جائیں گے، حالانکہ) مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے، اگر وہ جانیں"۔

ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:

"المدینۃ قبّۃ الاسلام ودار الایمان وارض الھجرۃ ومثوی الحلال والحرام"

(ترغیب، طبرانی)

"مدینہ اسلام کا قبہ ہے، دار الایمان اور دار الہجرت ہے، نیز حلال وحرام (معلوم ہونے) کا ٹھکانا"

یہ بھی ارشاد فرمایا:

"من صبر علی لاوائھا وشدّتھا کنتُ لہٗ شھیدًا وشفیعًا یوم القیامۃ" (طبرانی)

"جو شخص مدینہ کے مصائب اور سختیوں پر صبر کرے، میں روزِ قیامت اس کی سفارش کروں گا"

مدینہ طیبہ کی موت باعث سعادت وشفاعت ہے ــــ آپؐ نے فرمایا:

"من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فمن مات بالمدینۃ کنت لہٗ شفیعًا وشھیدًا" (بیہقی)

"جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو، تو وہ ایسا ہی کرے، اس لیے کہ مدینہ میں مرنے والوں کے لیے میں گواہ اور شفیع ہوں گا"

اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعاء کرتے تھے:

"اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک" (بخاری)

"اے اللہ، مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسولؐ کے شہر میں موت دے"۔

آپؓ کی یہ دعاء قبول ہوئی!

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ لوگ (موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تو اسے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"اللّٰھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مُدّنا" (مسلم)

"اے اللہ، ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں، ہمارے شہر (مدینہ) میں، ہمارے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما"

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ (مدینہ کے) مقام عالیہ کی عجوہ کھجور شفاء ہے اور اس کو نہار منہ کھانا زہر کا تریاق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے محبت کی دعاء فرمائی ــــ صحیح مسلم میں ہے، آپؐ نے فرمایا:

"اللّٰھم حبّب الینا المدینۃ کحبّنا مکۃ او اشدّ

وصححها لنا وبارك لنا فی صاعها ومُدّها وانقل حُمّاها فاجعلها بالجُحفة۔"

"اے اللہ، مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، جیسا کہ مکہ کی محبت ہمارے دلوں میں ہے، یا اس سے بھی زیادہ —— اس کو ہمارے لیے مقامِ صحت بنادے، اس کے صاع اور مُدّ میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل فرمادے!"

صحیحین میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے لیے برکت کی دعا یوں فرمائی:

" اللّٰھمّ اجعل بالمدینۃ ضِعفی مَا جَعَلتَ بمکّۃ من البرکۃ۔"

"اے اللہ، مدینہ منورہ میں، مکۃ المکرمہ سے دوگنی برکت عطا فرما!"

مدینہ منورہ میں طاعون نہیں آسکتا، نہ دجال داخل ہو سکے گا —— آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

" لا یدخلھا الطّاعون ولا الدّجّال۔" (بخاری)

مدینہ طیبہ میں مسجدِ نبوی کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُبارک ہاتھوں رکھی گئی —— یہی بات اس مسجد کے شرف و مجد کے لیے کافی ہے —— علاوہ ازیں قرآنِ مجید میں ہے:

"لَمَسجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقوٰی مِن اَوَّلِ یَومٍ اَحَقُّ اَن تَقُومَ فِیہِ۔" (التوبۃ: ۱۰۸)

"جس مسجد کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، بہت زیادہ مستحق ہے کہ آپؐ اس میں قیام فرمائیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صَلوٰۃ فی مسجدی ھٰذا خیرمن الف صلوٰۃ فیما سواہ الّا المسجد الحرام۔" (بخاری، مسلم)

"میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے،

سوائے مسجدِ حرام کے!"

جبکہ ابنِ ماجہ کی حدیث میں ہے کہ مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ شریف اور آپ کے منبر کے درمیانی حصّہ کو "روضۃ الجنّۃ" کہا جاتا ہے، اس لیے کہ آپ نے فرمایا:

"مابین بیتی ومنبری روضۃ مّن ریاض الجنّۃ۔"

(بخاری)

مدینہ طیبہ کی مسجد قباء بھی بڑی فضیلت کی حامل ہے، نسائی میں ہے، آپ نے فرمایا:

"من تطھّر فی بیتہٖ ثُمّ اٰتی مسجد قباء فصلّی فیھا رکعتین کان کاَجر العمرۃ۔"

"جو وضو کرکے اپنے گھر سے نکلے، پھر مسجدِ قباء میں دو رکعتیں پڑھے، اسے عمرہ کا ثواب ملے گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار یا پیادہ مسجدِ قباء میں تشریف لے جاتے، اور وہاں پر دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے۔ (صحیحین)

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے دس سال مدینہ طیبہ میں گزارے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز دوشنبہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرۂ مبارک میں انتقال فرمایا، اور یہیں آپ مدفون ہیں۔ آپ کے قریب ہی شیخین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی قبریں بھی ہیں ——— زمین کا یہ ٹکڑا اپنی ابدی سعادت پر جس قدر بھی ناز کرے بجا ہے!

اللّٰھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک

——— آمین!